کلمہ حق

وفاقی وزیر داخلہ کے نام کھلا خط

باسمہ تعالیٰ

بگرامی خدمت' وزیر داخلہ اسلامی جمہوریہ پاکستان

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج گرامی!

گزارش ہے کہ میں آپ کی فوری توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہوں جو وطن عزیز پاکستان کی بدنامی کا باعث بن رہا ہے اور جس کے حوالہ سے حکومتِ پاکستان کی پالیسی میں فوری تبدیلی ملک و قوم کے مفاد میں ہے۔

افغانستان میں روس کی مسلح مداخلت کے بعد جب غیور افغانوں نے جہاد آزادی کا آغاز کیا تو اس میں دنیائے اسلام کے مختلف حصوں سے غیرت مند اور دیندار مسلم نوجوان جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر شریک ہوئے اور جہاد کا دینی فریضہ جو ایک عرصہ سے معطل تھا ایک بار پھر ملت اسلامیہ میں اس کے احیاء کے آثار نظر آنے لگے اور یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ کشمیر کی آرزو اور قبلہ اول فلسطین کی آزادی کے لیے از سر نو شروع ہونے والی مسلح جدوجہد اسی جہاد آزادی کے ثمرات و اثرات ہیں افغانستان کے مسلمانوں کے سامنے تو اپنے وطن کی آزادی اور دینی تشخص کے تحفظ کا مسئلہ تھا لیکن عرب ممالک اور دیگر مسلم خطوں سے آنے والے ان نوجوانوں کا کوئی مفاد اس جنگ کے ساتھ وابستہ نہ تھا اور وہ خالصتاً" اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اس میں شریک ہوئے افغانستان کا یہ جہاد آزادی اس قدر بابرکت ثابت ہوا کہ اس کے باعث مشرقی یورپ کے ممالک کو کیمونزم سے نجات ملی' وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں آزاد ہوئیں اور خود پاکستان کو استحکام کے ساتھ ساتھ خطہ میں پہلے سے زیادہ اہمیت حاصل ہوئی اور پاکستان کے بعض قومی راہ نماؤں کا یہ کہنا بلاوجہ نہیں تھا کہ افغان مجاہدین کی یہ جنگ اپنے وطن کی آزادی کے ساتھ ساتھ پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کی جنگ بھی ہے اور یہ بات بھی شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ جہاد افغانستان میں ایک بڑا حصہ ان باغیرت اور دیندار عرب نوجوانوں کا بھی ہے جو اس خطہ کی تاریخ میں ایک روشن باب کے طور پر ہمیشہ محفوظ رہے گا۔

چاہیے تو یہ تھا کہ پاکستان کی سالمیت کی جنگ لڑنے والے اور اپنے خون کے ساتھ پاکستان کی مغربی سرحد کو ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دینے والے ان عرب نوجوانوں کی خدمات کا قومی سطح پر اعتراف کیا جاتا اور انہیں جنگی روایات کے مطابق اعزازات سے نوازا جاتا لیکن اس کے برعکس انہیں

دہشت گرد قرار دے کر جیلوں میں ٹھونسا جا رہا ہے اور تشدد کا نشانہ بنانے کے علاوہ انہیں ان کی سیاسی طور پر مخالف و معاند حکومتوں کے سپرد کیا جارہا ہے جو نا قدری اور احسان فراموشی کی بدترین مثال اور انسانی ہمدردی کے مسلمہ اصولوں کے بھی قطعی منافی ہے بالخصوص اس پس منظر میں جبکہ واضح طور پر محسوس کیا جارہا ہے کہ ان عرب نوجوانوں کو ان کی معاند حکومتوں کے سپرد کر دینے کی صورت میں ان کی جانیں محفوظ نہیں رہیں گی جبکہ ان کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ مسلم معاشرہ میں اسلامی احکام کی عملداری کی بات کرتے ہیں اور عالم اسلام میں جذبہ جہاد کا فروغ چاہتے ہیں۔

ان حالات میں آنجناب سے گزارش ہے کہ دینی و قومی تقاضوں کی پاسداری کرتے ہوئے اسلامی جمہوری پاکستان کے دامن کو اس بد نما داغ سے پاک کرنے کے لیے گرفتار شدہ عرب نوجوانوں کو بلا تاخیر رہا کیا جائے اور ان پر تشدد کا یہ مکروہ سلسلہ فوری طور پر ختم کیا جائے امید ہے کہ حکومت پاکستان ان گزارشات پر سنجیدہ توجہ دے گی۔

والسلام

ابو عمار زاہد الراشدی چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم

دینی جماعتوں کے قائدین سے دردمندانہ گزارش

صدر پاکستان نے وزیر اعظم پاکستان کے ساتھ سیاسی کشمکش کے نتیجہ میں قومی اسمبلی توڑ دی ہے اور ایک نشری تقریر میں نوے دن کے اندر نئے انتخابات کرانے کا اعلان کیا ہے صدر مملکت کے اس اقدام کے حسن و قبح کی بحث میں شریک ہوئے بغیر آنے والے عام انتخابات کے حوالہ سے دینی سیاست کی علمبردار جماعتوں کی خدمت میں انتہائی درد دل کے ساتھ ایک گزارش پیش کرنا ہم ضروری سمجھتے ہیں۔

دینی سیاست کے قائدین کی سیاسی حکمت عملی کا رخ اب تک یہ رہا ہے کہ ملک کے بڑے سیاسی دھڑوں میں سے نسبتاً کون بہتر ہے یا دینی لحاظ سے کم نقصان دہ ہے اور اس بنیاد پر دینی جماعتیں مختلف سیاسی محاذوں میں شریک ہوتی رہی ہیں اس کے ساتھ یہ بات بھی دینی جماعتوں کے لیے وجہ ترجیح رہی ہے کہ کونسے سیاسی محاذ میں ان کے لیے انتخابات میں زیادہ نشستیں حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے لیکن تجربات گواہ ہیں کہ یہ حکمت عملی دینی مفادات اور سیاسی نتائج کے لحاظ سے ناکام رہی ہے۔

ملک کے دو بڑے سیاسی دھڑوں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ میں سے پی۔ پی۔ کی قیادت نے اسلام کے واضح احکام کو کھلم کھلا ظالمانہ قرار دے کر سیکولر سیاست کو اپنا محور قرار دے رکھا ہے اور مسلم لیگ نے بھی سرکاری شریعت بل میں قرآن و سنت کی بالادستی سے سیاسی نظام اور حکومتی ڈھانچے کو مستثنیٰ قرار دے کر عملاً اسی پالیسی کو اختیار کیا ہے اس لیے دیانتداری کی بات یہ ہے کہ

نفاذ اسلام کے حوالہ سے ان دونوں کی پالیسی میں کوئی فرق نہیں ہے اور دینی جماعتوں اور علماء کو ایک حد سے زیادہ انتخابی نشستیں دینے کا بھی ان دونوں میں سے کوئی روادار نہیں ہے۔

ان حالات میں جمعیت علماء اسلام' جمعیت علماء پاکستان' جماعت اسلامی اور جمعیت اہلحدیث کے تمام دھڑوں اور دیگر مذہبی گروپوں سے ہماری دردمندانہ گزارش ہے کہ وہ سابقہ ناکام تجربہ کو ایک بار پھر دہرانے کی بجائے دونوں بڑے سیاسی دھڑوں سے قطعی بے نیاز ہو کر اپنا الگ سیاسی محاذ قائم کریں اور متحد ہو کر قوم کو ایک متوازن اور نظریاتی قیادت فراہم کریں کیونکہ دینی سیاست کے ساتھ ساتھ ملک و قوم کے بہتر مستقبل کے لیے بھی اب اس کے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہا۔

بلا تبصرہ

ملاؤں سے نجات حاصل کرنے کا صحیح طریقہ

"تحریک استقلال کے مستقل مزاج سربراہ ایئر مارشل اصغر خان ایک روشن خیال مسلمان ہیں اور وہ علماء کو اسلام کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ خیال کرتے ہیں گزشتہ روز پشاور میں ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے دعاء کی کہ اللہ کرے ہمیں ملاؤں سے چھٹکارا مل جائے۔

ہم ایئر مارشل اصغر خان کی دعاء پر آمین کہنا چاہتے ہیں لیکن ہم ان سے یہ ضرور پوچھیں گے کہ انہوں نے علماء کا متبادل تلاش کرنے کی بھی کوشش کی ہے یا نہیں ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہمارا روشن خیال طبقہ نہ تو خود آگے بڑھتا ہے نہ ملاؤں کو آگے کھڑا ہونے دیتا ہے ایئر مارشل اصغر خان اگر تحریک استقلال کے جلسوں میں خود نماز کی امامت کرانا شروع کردیں اور لاہور میں یہی فریضہ خورشید محمود قصوری کے سپرد کر دیں اسی طرح عورتوں کی امامت بیگم مہناز رفیع کے سپرد کر دیں تو وہ ملاؤں سے نجات پا سکتے ہیں لیکن مصیبت یہ ہے کہ ہمارا روشن خیال طبقہ اپنے بیٹوں کو ڈاکٹر انجینئر اور سی۔ ایس۔ پی افسر بناتا ہے اور انہیں مسجد کے قریب بھی نہیں پھٹکنے دیتا اور ساتھ ہی ملاؤں میں بھی کیڑے نکالتا رہتا ہے تو اس طرح ملائیت سے کیسے نجات حاصل ہو گی ایئر مارشل صاحب کو چاہئے کہ وہ عمر اصغر خان کو دینی تعلیم دلائیں اور تحریک استقلال کے دوسرے اکابرین کو بھی یہی تلقین کریں کہ وہ اپنے روشن خیال بچوں کو دین کی طرف لائیں صرف اسی طریقے سے ملاؤں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے ورنہ محض دعائیں کرنے سے ملائیت ختم نہیں ہو گی کیونکہ ملا حضرات خود بھی دعائیں کرتے رہتے ہیں"۔

(کالم سر راہے نوائے وقت لاہور ۶- اپریل ۹۳ء)